کشمکش میں مضطرب تھا وہ جواب کے انتظار میں بے چین تھا۔
سلطان نے خط پڑھا اور روجیہ کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرایا۔ سلطان کی مسکراہٹ سے روجیہ کی یاس و امید کی کلی کھل گئی اب اسے یقین ہوگیا کہ وہ بہت جلد یہاں سے فائز المرام ہو کر واپس ہوگا۔ سلطان نے روجیہ کی آمد پر خوشی و مسرت کا اظہار کیا اور فوراً اس کی بہن کو اس کے حوالہ کردیا۔ روجیہ نے آگے بڑھکر سلطان کے ہاتھ کو بوسہ دیا اور فرط مسرت سے آنسو کے چند قطرے سلطان کی نذر کئے اس کے بعد سلطان نے روجیہ کو ذیل کا خط دیکر رخصت کیا۔

امیر!
مجھے آپ کے بھیجے ہوئے سپاہی قاصد سے ملکر بہت خوشی ہوئی آپ یہ یقین رکھیں کہ ہم اس کو بالکل روا نہیں رکھتے کہ میدان جنگ میں گرفتار شدہ جنگی سپاہیوں کے علاوہ کسی کو بلا وجہ محبوس رکھیں پس روجیہ کو اس کی بہن اس کے حوالہ کی جاتی ہے۔ اخیر میں میں بھی آپ کو یسوع مسیح کا قول (حقوق اللہ و حقوق العباد کا لحاظ رکھو) یاد دلاتے ہوئے آپ سے امید رکھتا ہوں کہ جو اراضی آپ نے غصب کرلی ہیں انھیں انکے حقدار اور مالکوں کو واپس کردینگے۔ فقط

دولت و ثروت

(حبیب اللہ جوڑوی متعلم جماعت ادنیٰ مدرسہ دار الحدیث رحمانیہ دہلی)

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۞ ناظرین گرامی آپ کو معلوم ہے کہ آجکل دنیا میں مالدار بھی ہیں غریب بھی ہیں بخیل بھی ہیں اللہ تعالیٰ اس فرقہ کے متعلق ارشاد فرماتا ہے جو کہ مالدار ہیں اور کنجوس ہیں چنانچہ مذکورہ بالا آیت اس فرقہ کے متعلق فیصلہ کردیتی ہے (ترجمہ) وہ لوگ جو جمع کرتے ہیں سونا اور چاندی اور نہیں خرچ کرتے اس کو اللہ کے رستے میں پس خوشخبری دے ان کو دردناک عذاب کی (یعنی) اس دن اس سونے چاندی کی تختیاں بنائی جائیں گی اور ان کی پیشانیوں اور کروٹوں اور پیٹھوں پر ان تختیوں کو گرم کرکے داغا جائیگا اور کہا جائے گا یہ وہی سونا چاندی ہے جس کو تم نے دنیا میں جمع کیا تھا پس عذاب چکھو بہ سبب اس چیز کے جو تم کرتے تھے (یعنی مال جمع کرکے خرچ نہیں کرتے تھے) انسان کو مال جمع کرکے اس کے اوپر سانپ کی طرح نہ بیٹھے رہنا چاہیے کیونکہ جب انسان بخیلی کرکے مال کو چھوڑ جاتا ہے تو وہی مال اس کے لئے قیامت کے دن وبال بنجاتا ہے حدیث شریف میں ہے کہ ایک دن آنحضور علیہ السلام کے گھر کہیں سے کچا گوشت آیا ازواج مطہرات میں سے کسی نے الماری میں رکھ دیا یا رکھوا دیا تو تھوڑی دیر بعد ایک سوالی آیا کہ مجھے کچھ کھانے کو چاہیئے اسوقت گھر میں اور کچھ نہیں تھا سوائے اس گوشت کے تو اس بی بی نے کہا کہ اب اسوقت کچھ موجود نہیں ہے چنانچہ جب آنحضور گھر تشریف لائے تو اس وقت آپ کو بھوک لگی ہوئی تھی آپ نے پوچھا کہ کچھ کھانے کو ہے تو ازواج مطہرات میں سے کسی نے کہا کہ وہ گوشت لا دو جو آپ کے لئے رکھا ہے چنانچہ لونڈی لینے گئی تو دیکھا کہ گوشت

گیا وہاں تو ایک پتھر پڑا ہے اس نے آکر کہا کہ وہاں تو ایک پتھر رکھا ہے آنحضرتؐ نے کہا کہ کوئی سوالی آیا ہوگا تم نے اسے نہیں دیا اسلئے خدا کو ناگوار ہوا اور اس نے گوشت کو پتھر بنا دیا مسلمانوں جب نبی کے گھر میں چیز ہے اور سوالی کو نہیں ملی تو پتھر ہوگئی تو تمہارا رتبہ کوئی آنحضرت سے بلند تو نہیں ہے نعوذ باللہ آنحضرت علیہ السلام ایسے مال سے جو محض جمع کرنے کیلئے ہو اور اس سے اللہ اور اس کے بندوں کے حقوق نہ ادا کئے جاتے ہوں اتنے بیزار تھے کہ بس زیادہ لکھنے کی ضرورت ہی نہیں بلکہ یہ حدیثیں ہی اس کے لئے کافی ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ آنحضرت علیہ السلام کی یہ دعا رہتی تھی یَا رَبِّ اَجُوْعُ یَوْمًا وَّاَشْبَعُ یَوْمًا فَاَمَّا الْیَوْمُ الَّذِیْ اَجُوْعُ فِیْہِ فَاَتَضَرَّعُ اِلَیْکَ وَاَدْعُوْکَ وَاَمَّا الْیَوْمُ الَّذِیْ اَشْبَعُ فِیْہِ فَاَحْمَدُکَ وَاُثْنِیْ عَلَیْکَ (ترجمہ) یعنی اے خدا ایک دن بھوکا رہوں اور ایک دن کھاؤں جس دن بھوک میں رہوں اس دن تیرے سامنے گڑگڑایا کروں تجھ سے مانگا کروں اور جس دن کھاؤں تیری حمد و ثنا کروں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک ایک مہینہ برابر ہمارے چولھے میں آگ نہیں روشن ہوتی تھی حضرتؐ کا کنبہ پانی اور کھجور پر گزران کرتا حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت علیہ السلام نے مدینہ میں آکر تین دن تک برابر گیہوں کی روٹی نہیں کھائی مسلمانو آنحضرتؐ کے خاندان کا یہ حال تھا کہ خود نہ کھانا اور اوروں کو کھلا دینا تو تمہیں بھی اس سے عبرت حاصل کرنی چاہئے ؎

خود نہ کھاتے تھے اوروں کو کھلا دیتے تھے ✣ کیسے صابر تھے محمدؐ کے گھرانے والے

مسلمانوں یاد رکھو اس وقت تک تم اصلاح نہیں پا سکتے جب تک اپنے آپ کو خود نہ سمجھاؤ۔ شیخ سعدی فرماتے ہیں ؎

اگر خویشتن را ملامت کنی ✣ ملامت نہ آید شنیدن ز کس

یعنی اگر اپنے عیوب پر اپنے آپ کو خود ملامت کر کے اصلاح کر لوگے تو دوسروں کی ملامت سننے کا موقع نہیں آئے گا الغرض تم مال کے حریص بنکر اس پر فریفتہ نہ ہو جاؤ اور خدا کو نہ بھول جاؤ بلکہ اس سے اچھی طرح برتاؤ کرو میرا مطلب یہ نہیں کہ مالدار آدمی برے ہی ہوتے ہیں نہیں نہیں بلکہ میرا مطلب یہ ہے کہ مال کو خوب محنت شوق اور توجہ سے حلال طریقے پر زیادہ سے زیادہ حاصل کرو اور پھر اس کو اچھے رستے میں خرچ کرو، اللہ کے دین کی خدمت کرو۔ محتاجوں اور مسکینوں کی مدد کرو۔ تعجب تو یہ ہے کہ جب تم کنجوسی سے پرہیز کرتے ہو تو فضول خرچی کو پہنچ جاتے ہو ایسا نہیں کرنا چاہئے کیونکہ خَیْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُھَا یعنی درمیانہ کام بہتر ہے۔ ایک آدمی کا ذکر ہے کہ وہ بہت غریب تھا لیکن لالچی بہت تھا ایک دن باہر جنگل میں جا رہا تھا کہ اسے قسمت ملی اور کہا کہ لو جھولی پھیلاؤ لیکن یاد رکھنا کہ اگر ایک اشرفی بھی گر گئی تو سب اشرفیاں خاک ہو جائیں گی تو اس نے جھولی پھیلائی۔ جھولی تھی پھٹی پرانی وہ قسمت ڈالتی گئی اور یہ کہتا گیا اور ڈالو اور ڈالو آخرکار وہ جھولی پھٹ گئی اور تمام اشرفیاں خاک میں مل گئیں۔ یہی مثال آج کل کے مسلمانوں کی ہے کہ جو مال آتا ہے اس کو حفاظت اور قاعدے سے خرچ نہیں کرتے بلکہ فضول کاموں میں ضائع اور خاک کر دیتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ اور ملے سکندر اعظم جو تقریباً ساری دنیا کا بادشاہ تھا۔۔ جب مرنے لگا تو وہ یہ بھی وصیت کر گیا تھا کہ جب مجھے کفن پہناؤ تو میرے دونوں ہاتھ باہر نکال لینا تاکہ لوگوں کو عبرت ہو کہ اتنا بڑا بادشاہ اپنے ساتھ سوائے نیک عملوں کے کچھ نہیں لیجا سکا ع سکندر جب گیا دنیا سے دونوں ہاتھ خالی تھے۔

مسلمانوں ہوش میں آؤ قارون اور فرعون جیسی ناپاک ہستیاں ان کے پاس اُس وقت ہزار ہا خزانے تھے لیکن موت کو وہی نہ روک سکے اور سیدھے جہنم کو گئے۔ برادران ملت اللہ تعالیٰ نے ایسے ایسے قصے قرآن مجید میں اسی لئے ارشاد فرماتے ہیں تاکہ ہم تم اس سے عبرت حاصل کریں صحابہ رضی اللہ عنہم کا یہ حال تھا کہ پاس اتنا رکھنا جتنا کہ کھانے میں کام آئے یا ضروری حاجات کے لئے ایک جنگ کا واقعہ ہے کہ آنحضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص جتنی طاقت رکھتا ہے چندہ لائے چنانچہ سب صحابہؓ جاتے ہیں اور اپنی اپنی طاقت کے مطابق لے آتے ہیں حضرت عمرؓ جاتے ہیں اور گھر جا کے سب مال کے دو حصے کرتے ہیں ایک حصہ گھر کے خرچ کے لئے چھوڑتے ہیں کہ میں جنگ کو جاؤں گا تو بیویاں کیا کھائیں گی اور ایک حصہ آنحضورؐ کی خدمت میں پیش کر دیتے ہیں آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ اے عمر گھر میں کتنا چھوڑا اور لائے کتنا تو آپ نے فرمایا کہ آدھا لایا ہوں اور آدھا چھوڑ آیا ہوں پھر امیر المومنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے آنحضرتؐ نے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ میں گھر میں خدا اور اس کے رسولؐ کی محبت کے سوا کچھ نہیں چھوڑ کے آیا۔ یہ تھی فراخ دلی صحابہؓ کی آپ نے قرآن مجید فرقان حمید میں پڑھا ہو گا فرعون کا حال اور قارون کا۔ قارون بے ایمان اب تک اپنے خزانے کو سر پر اُٹھائے ہوئے ہے۔ شیخ سعدی فرماتے ہیں کہ ؎

قارون ہلاک شد کہ چہل خانہ گنج داشت ✤ نوشیرواں نہ مُرد کہ نام نکو گذاشت

مسلمانو! اللہ تبارک و تعالیٰ فرقان حمید میں مال کو اچھے رستے میں خرچ کرنے والوں کے متعلق فرماتا ہے یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ ۔ یعنی متقی وہ ہیں جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں اور نمازیں ادا کرتے ہیں اور اس چیز (مال) سے جو ہم نے ان کو دی ہے خرچ کرتے ہیں تو میرا مطلب یہ ہے کہ اگر تمہیں اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہے تو اس کو اچھے رستے میں خرچ کر کے اللہ کی رضامندی حاصل کرو اور بخیل یا مسرف بنکر اپنے اوپر عذاب لازم مت کرو۔ مال کا اور علم کا حسد بھی جائز ہے مثلاً کوئی شخص کہے کہ اگر مجھے بھی علم ہوتا تو میں بھی اللہ کے دین کی تبلیغ کرتا یا اگر میرے پاس بھی مال ہوتا تو میں بھی اللہ کے رستے میں خرچ کرتا۔ اب میں اپنی تحریر کو اس پر ختم کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھکو اور آپ کو نیک کاموں کی توفیق دے اور ہم سے کام وہ کرائے جو اس کی نظر میں پسند ہوں۔ فقط۔

آنکھ کی حفاظت کے آسان طریقے

(از حکیم عبدالرحیم صاحب رحمانی جلال آباد ضلع مظفر نگر)

یوں تو ہمارے جسم کا ہر ایک عضو اپنے مخصوص فعل کی وجہ سے ایک خاص اہمیت رکھتا ہے مگر ان تمام اعضا میں آنکھ ایک ایسا ضروری اور شریف عضو ہے کہ اگر اس میں کوئی خرابی پیدا ہو جائے تو زندگی بے لطف ہو جاتی ہے اور دنیا کی کوئی بہتر سے بہتر نعمت اس کا بدل نہیں ہو سکتی ہے جس طرح تمام اعضا کا غلط طریقہ استعمال نقصان دہ ہے اسی طرح اگر ہم آنکھ